اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

اللہ اکبر

فی پرچہ ۱؎

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۳۱	مورخہ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء	یوم یکشنبہ	مطابق ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرت مستقل ہادی نہیں

(فرمودہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۷ء)

"فطرت ایسی چیز نہیں۔ جو مستقل طور پر ہادی ہو سکے۔ کیونکہ وہ شیطان کے قائم مقام مضل بھی تو ہو جاتی ہے۔ فطرت میں توہمات کے داخل ہو جانے سے جو بعض نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے کل حزب بما لدیھم فرحون کہا گیا ہے"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء)

مدینۃ المسیح

[illegible] سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی [illegible] کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے [illegible]

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلامی مُمالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

ابن رفادہ کا سر

معاصر منبر جدید لکھتا ہے۔ اسے قاہرہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت حجاز کے باغی ابن رفادہ کا جب سر کاٹ لیا گیا۔ تو صبا کے مقام پر اس کی نمائش کی گئی۔ جہاں لڑکے اس پر ٹوٹ پڑے۔ اور فٹ بال کی طرح اسے ٹھوکریں مارتے رہے۔ اگر یہ صحیح خبر ہے۔ تو حکومت حجاز کے عمال کے لئے قابل شرم ہے۔

شاہِ ایران کو ٹرکی آنے کی دعوت

انگورہ سے ۲۲ اگست کی خبر مظہر ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے شاہِ ایران کو ٹرکی آنے کی دعوت دی ہے۔ جو شاہ موصوف نے منظور کر لی ہے۔ اور عنقریب طہران سے اس سیاحت پر روانہ ہو نگے۔

مسجد اقصیٰ کا اسلامی کتب خانہ

بیت المقدس میں منعقدہ موتمر اسلامی کی قرارداد کے مطابق مسجد اقصیٰ میں ایک اسلامی کتب خانہ قائم کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سید طباطبائی جنرل سکرٹری نے ہر ملک کے اسلامی مصنفین سے استدعا کی ہے۔ کہ اپنی کتب کی ایک ایک کاپی ارسال فرمائیں۔

ٹرکی میں غیر ملکیوں کے ساتھ سلوک

استنبول سے ۱۸ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ ٹرکش اسمبلی نے ایک قانون کے رُو سے بعض پیشے اور تجارتیں ترکوں کے لئے مخصوص کر دی ہیں۔ اور جو غیر ملکی وہاں یہ کام کرتے تھے۔ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ ایک سال کے اندر اندر اپنا کاروبار بند کر دیں۔ ان لوگوں میں حجام معمار۔ بوٹ ساز۔ فوٹو گرافر۔ ترجمان۔ چوکیدار۔ دربان۔ دلال۔ پورٹر وغیرہ وغیرہ بھی ہیں۔ غیر ملکی ڈاکٹروں اور وکیلوں کو پریکٹس کی وہاں پہلے ہی اجازت نہیں۔ اور یہ امر ٹرکش حکومت کی مضبوطی پر دال ہے۔ کیونکہ ۱۹۱۸ء تک غیر ملکیوں کو وہاں اس قدر مراعات تھیں۔ کہ ٹرکش پولیس انہیں گرفتار نہ کر سکتی تھی۔ اور نہ ہی ٹرکش عدالت ان کے خلاف کسی مقدمہ کی سماعت کر سکتی تھی۔ ان پر کوئی ٹیکس نہ تھا۔ ان کے تجارتی اموال پر کوئی چنگی نہ تھی۔ بعض حکومتوں کے وہاں اپنے پوسٹ آفس تھے۔ اور اپنے ٹکٹ استعمال ہوتے تھے۔

عازمانِ عراق پر قیود

چونکہ صوبہ بمبئی میں ہیضہ کی شکایت ہے۔ اس لئے حکومت عراق نے تمام ان مسافروں پر جو سمندر یا ہوائی رستہ سے عراق جانا چاہیں

ٹیکہ کی قیود عائد کر دی ہیں۔

سوویٹ ٹریڈ کمشنر کا مصر سے اخراج

مصری حکومت نے سوویٹ ٹریڈ کمشنر کو اس شرط پر اپنے ملک میں سکونت اختیار کرنے کی اجازت دی تھی۔ کہ سوویٹ حکومت مصری کپاس خرید کرے گی۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اس لئے مصری وزیر خارجہ نے اسے نوٹس دیا ہے۔ کہ وُہ جلد از جلد مصر سے چلا جائے۔

قاہرہ میں بین الاقوامی ریلوے کانفرنس

بین الاقوامی ریلوے کانفرنس کا اجلاس ۱۹۳۳ء میں قاہرہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ حکومتِ مصر نے عبد الحمید سلیمان پاشا کو جو مصر کی سرکاری ریلوں کے جنرل منیجر ہیں۔ اس کے لئے ممبر نامزد کیا گیا ہے۔

ترکی ٹوپی کا بائیکاٹ

معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانان جاوا نے ترکی ٹوپی کا استعمال ترک کر کے دیسی ساخت کی ایک ٹوپی پہننی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ ترکی ٹوپی خریدنے کی وجہ سے اٹلی کے سرمایہ داروں کو تقویت پہونچتی ہے۔ جو اس کے مینوفیکچرز ہیں۔ اور چونکہ اٹلی طرابلسی مسلمانوں پر ظلم کر رہا ہے۔ اس لئے اس کے مال کا بائیکاٹ ہونا چاہیئے۔

مصر میں ایک مقدمہ بم کی سماعت

قاہرہ سے ۳۰۔ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں ایک مقدمہ بم گزشتہ تین ماہ سے چل رہا ہے۔ جو سیاسی نوعیت کا ہے آج سرکاری گواہ نے اس میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے پہلے جو بیان دیا تھا وُہ پولیس کے کہنے پر دیا تھا۔ جو وفد پارٹی کے بعض لیڈروں کو مبتلائے آلام کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ اس بنا پر مقدمہ کی از سر نو سماعت کا حکم دیا گیا ہے اور پانچ زیر حراست ملزمان کو رہا کر دیا گیا ہے۔

قدیم مصر کا موجودہ تہذیب سے تعلق

حال میں انگلستان کے اندر مصری آثار قدیمہ کی ایک نمائش ہوئی۔ ہے جنہیں دیکھ کر ماہرین نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ قدیم مصر کو موجودہ تہذیب سے گہرا تعلق تھا۔ قدیم مصریوں میں شارٹ ہینڈ کا فن بھی مروج تھا۔ بعض ہڈیوں کے پنجروں کے معائنہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان لوگوں میں وجع المفاصل اور دانتوں کی بیماریاں عام تھیں۔ عورتیں آنکھوں کو دھوپ سے محفوظ رکھنے کے لئے غازہ لگاتی تھیں۔

امیر عبد اللہ اور سلطان ابن سعود

معاصر ام القریٰ نے ۲۔ ربیع الثانی کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ ایک سیاح سے امیر عبد اللہ والئ شرق اردن نے کہا۔ کہ جب آپ حجاز میں جائیں تو سلطان ابن سعود سے کہدیں۔ کہ میں تمہارا جانی دشمن ہوں۔ اور تمہیں نقصان پہونچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دونگا۔ جب یہ الفاظ ابن سعود کو پہنچائے گئے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اگرچہ امیر عبد اللہ میرے دشمن ہیں۔ لیکن میں ان کا دلی دوست ہوں۔ امیر موصوف نے جو کام میری دشمنی کی بنا پر آجتک کئے ہیں۔ اُن سے مجھے فائدہ ہی پہونچا ہے۔

مُسلمانانِ جمّوں و کشمیر کی کانفرنس

کے لئے

شاندار تیّاریاں

سری نگر۔ ۶ ستمبر۔ محمد یوسف خاں صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ مجوزہ کانفرنس کے متعلق نمائندگانِ جموں سے مشورہ کرنے کے بعد شیخ محمد عبد اللہ صاحب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ کل نمائندگان کشمیر کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں جموں کے نمائندہ شیخ عبد الحمید صاحب موجود تھے۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب نے نمائندگانِ کشمیر کے سامنے نمائندگانِ جموں کا نقطہ نگاہ پیش کیا۔ چار گھنٹے بحث و تمحیص جاری رہی۔ آج پھر اسی موضوع پر گفتگو کے لئے ایک میٹنگ ہو رہی ہے کانفرنس کے لئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اغلباً تاریخ انعقاد ستمبر کی بجائے اکتوبر پر ملتوی کر دیجائے گی۔

کنجاہ ضلع گجرات میں جلسہ

۱۱-۱۲- ستمبر کو جماعت احمدیہ کنجاہ کا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ اس علاقہ کے انصار اللہ اور احمدی احباب اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں۔ اور نائب مہتمم صاحب تبلیغ ضلع خصوصیت سے توجہ فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سلانوالی میں جلسہ

سلانوالی ضلع سرگودہ میں مورخہ ۱۶- تا ۱۸- ستمبر ۱۹۳۲ء ایک اہم جلسہ قرار پایا ہے۔ مخالفین بھی زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔ غالب امید ہے۔ کہ مناظرہ ہو جائے۔ گرد و نواح کے تمام احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ضرور تاریخ مقررہ پر تشریف لے آئیں۔ خاص کر لالیاں چک ۹۸ و ۹۹ و ۴۹ و ۳۴ و سرگودہ و خوشاب و چک ۱۶ و ۳۵ و ۳۷ و ملکے والہ و مجوکہ و دیگر تمام احباب جو گرد و نواح میں ہیں۔ ضرور تشریف لائیں۔ منظور احمد۔

مستحق طالب علم کو امداد

خدا تعالیٰ جزائے خیر دے جناب خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب احمدی ہیڈ انسپکٹر دہلی کو جنہوں نے بی۔ اے کے اس طالب علم کو جس کے متعلق گزشتہ پرچہ میں امداد کی تحریک کی گئی تھی۔ ڈیڑھ سَو روپیہ بطور قرض حسنہ میعاد مقررہ میں ادائگی کی پختہ شرط پر دینے کی اطلاع دی ہے۔ اب اور کوئی صاحب تکلیف نہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۱ قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء جلد ۲۰

ہندوؤں کی ہندوستان سے غداری

ہندوستان کی آزادی کے لئے مسلمانوں کی جدوجہد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں پر غلط الزام

ہندو جب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمان اُن کے داؤ پیچ میں نہیں آتے۔ اُن کے بچھائے ہُوئے جال میں نہیں پھنستے۔ اور جو کچھ وُہ اُن سے منوانا چاہتے ہیں۔ اسے اپنے لئے تباہی اور بربادی کا مُوجب سمجھ کر انکار کر دیتے ہیں۔ تو وُہ بڑی شوخ چشمی سے یہ کہکر مُسلمانوں کو متہم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ مُسلمان ہندوستان کو آزاد دیکھنا نہیں چاہتے۔ یہ اس کی ترقی کے خواہاں نہیں۔ انہیں اپنے مُلک کی بہتری منظور نہیں۔ یہ اسے ہمیشہ کے لئے غیر مُلکی حکومت کی غلامی میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اپنے متعلق یہ دعوے کرتے ہُوئے نہیں تھکتے۔ کہ ہندو قوم کا بچہ بچہ ہندوستان کی آزادی کے لئے قربان ہونے کے لئے تیار ہے۔ اور ہر ایک ہندو مُلک کی بہتری اور بھلائی کے جذبہ سے سرشار ہے :-

غداری کا مجرم کون ہے

اگرچہ مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کے الزام اور اُن کے اپنے دعوے کی تغلیط ان کے ایک ایک فعل اور ایک ایک حرکت سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ اور واقعات کے رُو سے بتایا جا سکتا ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں نے ہر موقعہ پر مُلک کی حقیقی خیر خواہی اور بہتری کو پیش نظر رکھا۔ اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ وہاں ہندوؤں نے خود غرضی کے ہاتھوں مجبور ہو کر مُلکی مفادوں کو پرے پھینک دیا۔ لیکن اس وقت ہم خود ہندوؤں کی زبانی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جو الزام ان کی طرف سے مُسلمانوں پر لگایا جاتا ہے۔ اس کے اصل مصداق وُہ خود ہیں۔ اور یہ بات ان میں اب پیدا نہیں ہُوئی۔ بلکہ ہمیشہ سے ان کی گھٹی میں پڑی ہُوئی ہے۔ یعنی ہمیشہ انہوں نے ہندوستان سے غداری کی۔ اور ذاتی اغراض و مقاصد کی خاطر ہمیشہ ہندوستان کی آزادی کو خیرباد کہتے رہے۔ اور اپنے ہاتھوں اسے دُوسروں کی غلامی میں دینے کے مرتکب ہوتے رہے :-

پرتاپ کا بیان

اخبار "پرتاپ" (۳۰ ستمبر) نے "کیا تاریخ اپنے تئیں دہرائے گی؟" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے :-

"کیا ہندوستان کی تاریخ پھر اپنے تئیں دہرانے والی ہے کیا بھارت ماتا کے پتروں کی غداری پھر اس کے بندھنوں کو مضبوط کرنے لگی ہے۔ اگر نہیں۔ تو اس خبر کے کیا معنی ہیں۔ کہ سر تیج بہادر سپرو کی وائسرائے سے ملاقات کے بعد لبرل لیڈروں اور گورنمنٹ کے درمیان جو غلط فہمیاں تھیں۔ سب کافور ہو گئی ہیں۔ اور سر تیج بہادر نے گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کا اقرار کر لیا ہے۔ گورنمنٹ کانگرس سے مصالحت نہ کرے گی۔ جب تک کہ وُہ توبہ نہ کرے۔ وُہ لبرلوں کو اپنے ساتھ ملا کر نیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پاس کرے گی۔ اور ان کی امداد سے بے کھٹکے ہندوستان پر راجیہ کرے گی"

ان ہندو لیڈروں کو جو حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ اور جن کی امداد سے "حکومت نیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پاس کر کے ہندوستان پر بے کھٹکے راجیہ کرے گی" یہ خطاب مبارک ہو۔ جو "پرتاپ" نے انہیں دیا ہے۔ لیکن کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہو رہا۔ کہ بھارت ماتا کے بندھنوں کی مضبوطی کا باعث مسلمان نہیں۔ بلکہ ہندو ہیں :-

مسلمانوں کا قصور

مسلمانوں کا اس کے سوا کوئی قصور نہیں۔ کہ انہوں نے اپنے آپ کو ہندو غداروں کی غلامی میں دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ہندوؤں میں اگر حقیقی آزادی کا جذبہ پایا جاتا۔ ہندو اگر ذاتی اغراض و مقاصد کی چار دیواری سے باہر بھی کچھ دیکھ سکتے۔ ہندو اگر دوسروں کے جذبات و احساسات کا کچھ بھی لحاظ رکھتے۔ اور ان کے ساتھ انصاف کرنے کی طرف مائل ہوتے۔ تو مسلمان بڑی خوشی سے ان پر اعتماد کرنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ لیکن جب ہندوؤں کی غرض ہی یہ ہو کہ ہندوستان کو آزادی حاصل ہو۔ یا نہ ہو۔ ہندوستان غلامی کی زنجیروں سے رہائی حاصل کرے۔ یا نہ کرے۔ جو کچھ مل سکتا ہے۔ خود ہی حاصل کر لیں۔ اور مُلک سے غداری کرتے ہُوئے۔ اور انگریزوں کی غلامی میں رہتے ہُوئے قلیل التعداد اقوام کو اپنا غلام بنا لیں۔ تو مسلمان کس طرح گوارا کر سکتے ہیں۔ کہ انگریزوں کے ساتھ ہندوؤں کی غلامی کو بھی قبول کر لیں :-

ہندوؤں کی پُرانی عادت

غرض مسلمانوں کو ہندوؤں کے متعلق جو خطرات ہیں۔ وُہ کلیتہً حقیقی ہیں۔ ہندو خواہ آزادی اور وطن پرستی کے کتنے ہی دعوے کریں۔ ذاتی اغراض و مقاصد کے مقابلہ میں نہ تو وُہ ہندوستان کی آزادی کی کوئی پرواہ رکھتے ہیں۔ نہ عدل و انصاف کی کوئی حقیقت سمجھتے ہیں۔ اور نہ کسی قول و قرار کو کچھ وقعت دیتے ہیں۔ یہ بات ہندوؤں میں کوئی آج نہیں پیدا ہُوئی۔ بلکہ ہمیشہ سے چلی آتی ہے کہ مُلکی آزادی کو وُہ خود غرضیوں کی بھینٹ چڑھاتے رہے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ انہیں اس کا خود بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ "پرتاپ" "بھارت ماتا کے پتروں کی غداری" کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"ہندوستان کی تاریخ کیا بتاتی ہے۔ یہ کہ وُہ اپنے ہی لوگوں کی غداریوں کی ایک نہ ٹوٹنے والی لڑی ہے۔ ہندوؤں نے اگر اپنا مُلک مسلمانوں کے ہاتھ میں دیا۔ تو میدانِ جنگ میں نہیں بلکہ اپنے ہی بھائیوں کی بے وفائی کا شکار ہو کر۔ مسلم حملہ آوروں کی مجموعی طاقت کسی وقت بھی ہندوؤں کی طاقت سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن باوجود اس کے وُہ فاتح کہلائے۔ اور ہندو مفتوح۔ کیوں؟ اس لئے کہ نازک سے نازک موقعہ پر بھی ہندو اکٹھے نہ ہو سکے۔ کیا یہ غضب نہیں۔ کہ محمود غزنی سے روانہ ہو۔ اور سومنات تک پہونچ جائے رسد وغیرہ سب کچھ اسے یہیں سے ملتا رہا۔ محمود ہندوؤں کو تباہ کرنے کے لئے ہی آیا تھا۔ لیکن ہندو ہی اسے سامانِ جنگ پہونچاتے رہے"

اس بات سے قطع نظر کرتے ہُوئے کہ مسلمان فاتحین کی فتوحات کا انحصار ظاہری طاقت پر نہیں تھا۔ بلکہ اس شجاعت اور توکل علی اللہ پر تھا۔ جو اسلام نے ان میں پیدا کیا تھا۔ اس امر کو بھی چھوڑتے ہُوئے کہ خدائے واحد کے پرستاروں کے مقابلہ میں بُت پرستوں کی حقیقت ہی کیا تھی۔ کہ ٹھیر سکتے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو ہندوستان کی سرزمین کو شرک و ظلمت سے پاک کرنے کے لئے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا کئے۔ ان میں سے ایک وُہ بھی تھا۔ جس کا "پرتاپ" نے ذکر کیا ہے ٭

آج کل کے غدار

اس کے بعد "پرتاپ" نے آج کل کے ان ہندوؤں کا رونا رویا ہے۔ جنہوں نے اس کے نزدیک ملک سے غداری کا ارتکاب کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ ہندو حسب عادت بھارت ماتا کے بندھنوں کو مضبوط کرنے کے لئے غداری کر رہے ہیں ٭

آزادئ وطن کے لئے مسلمانوں کی جدوجہد

جن لوگوں کے متعلق گزشتہ زمانہ کی تاریخ اور موجودہ زمانہ کے واقعات خود ہندوؤں کی زبانی یہ بتاتے ہوں۔ کہ انہوں نے کبھی ملک سے وفاداری نہ کی۔ ہر موقعہ پر انہوں نے ذاتی اغراض کی خاطر غداری کا ارتکاب کیا۔ ان پر اگر مسلمان اعتماد نہ رکھتے ہوئے ہندوستان کی آزادی اور خوشحالی کے لئے بطور خود کوشش کر رہے ہیں تو وُہ بالکل حق بجانب ہیں۔ اور ایسی صورت میں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وُہ ہندوستان کی آزادی میں حائل ہو رہے ہیں یا وہ ہندوستان میں غیر ملکی حکومت کو مضبوط کرنے کا باعث بن رہے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ اور یہی کہنا درست بھی ہے۔ کہ ہندو جنہوں نے ہمیشہ ہندوستان سے غداری کی۔ اور بالفاظ "پرتاپ" صدیوں کی غلامی کی وجہ سے جن میں یہ نقص آ گیا ہے۔ کہ وُہ ملکی حفاظت پر ذاتی اغراض کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کی طرف سے مایوس ہو کر مسلمانوں نے آزادئ وطن کی جدوجہد شروع کی ہے ٭

ہندوؤں کی کوششوں کا نتیجہ

چونکہ ہندوؤں نے ہمیشہ سے غلامی کی زندگی بسر کی ہے۔ اور وُہ جانتے ہی نہیں۔ کہ آزادانہ حکومت کیا چیز ہوتی ہے۔ اس کے لئے کن صفات کی ضرورت ہے۔ کتنے بڑے حوصلے۔ اور کتنی فراخدلی کی حاجت ہے۔ اس لئے اگر ان کی تمام سرگرمیوں۔ اور کوششوں کا نتیجہ یہ نکلے۔ کہ "بھارت ماتا کے پُتروں کی غداری پھر اس کے بندھنوں کو مضبوط کرنے لگی ہے" تو یہ کوئی خلافِ توقع امر نہیں ٭

مسلمان اور حکمرانی

لیکن مسلمانوں نے دُنیا کے بہت بڑے حصہ پر حکومت کرنے کے علاوہ خود ہندوستان میں مسلسل آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے اور اگر وُہ شامتِ اعمال سے ہندوؤں میں آمیزش کے مرتکب نہ ہوتے۔ اور حکمران طبقہ میں ہندوانہ دُودھ کا اثر نہ پیدا ہو جاتا تو ان کی حکومت کا تسلسل کبھی منقطع نہ ہوتا۔ بہرحال تاریخ عالم مسلمانوں کی شاندار حکمرانی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے موجود ہے۔ اور مسلمان اس گئے گزرے زمانہ میں بھی حکومت کے رموز سے ناواقف نہیں انہوں نے جو طریقِ عمل اختیار کیا ہے۔ وُہی ہندوستان کے لئے حقیقی [illegible] خوشحالی کا موجب ہوگا۔ ہندو کب تک "بھارت ماتا کے پتروں کی غداری کا ماتم کرتے رہیں گے۔ کیوں نہیں وُہ مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ تصفیہ کر کے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں شریک ہو جاتے ٭

جامع مسجد دہلی کے متعلق جمعیۃ العلماء کی غلط بیانی

پچھلے دنوں نام نہاد جمعیۃ العلماء نے جامع مسجد دہلی میں جو فتنہ و فساد برپا کیا۔ اور پھر اس پر جس رنگ میں فخر اور مسرت کا اظہار کیا۔ وہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ہی افسوسناک تھا۔ اور خانۂ خدا کی اس بے باکی سے بے حرمتی بے حد رنج افزا تھی۔ چونکہ ایسا پہلی بار نہ ہُوا تھا۔ بلکہ یہ اس قسم کے واقعات کی ایک کڑی تھی۔ اور خطرہ تھا۔ کہ آئندہ اور زیادہ سنگین حادثات تک نوبت نہ پہونچ جائے۔ اس لئے چیف کمشنر صاحب دہلی نے جامع مسجد کی منتظمہ کمیٹی اور شہر کے معزز مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ جامع مسجد میں سیاسی جلسوں کی وجہ سے کس قدر شرمناک اور منافی احترام مسجد واقعات ظہور میں آتے ہیں۔ اور ایک ایسے طبقہ کی جانب سے جو مسلمانوں کی رائے عامہ کا ترجمان نہیں ہوتا۔ یہ جلسے کئی بار احترام مسجد اور امن مسجد کے لئے خطرہ کا باعث بن چکے ہیں۔ اور دریافت کیا۔ کہ مذہبی جذبات کا لحاظ رکھتے ہُوئے حکومت مسجد کی حفاظت اور قیام امن کے متعلق کیا امداد دے سکتی ہے۔ جس سے اس مشہور عمارت کا غلط استعمال روکا جائے۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے مقدس ہے۔ بلکہ دہلی کی تمام اقوام کے نزدیک فخر و مباہات کی جگہ ہے ٭

جمعیۃ العلماء والوں کو جن کا کام مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ حکومت کے خلاف شور مچانے کا یہ ایک موقعہ ہاتھ آ گیا۔ اور انہوں نے یہ کہہ کر مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنا شروع کر دیا۔ کہ حکومت جامع مسجد دہلی پر قبضہ کرنا چاہتی ہے اور مسجد میں وعظ بند کر دینا چاہتی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ چیف کمشنر نے صرف فتنہ و فساد کے انسداد کی طرف توجہ دلائی ہے جس کے لئے جمعیۃ العلماء والوں نے جامع مسجد کا قابل احترام مقام منتخب کر رکھا ہے۔ اور جہاں بالفاظ معاصر "الامان" کرایہ کے آدمیوں کو شراب پلا کر فساد کرنے کے لئے بھیجتے۔ اور نام لے لے کر ماں بہن کی گالیاں دلاتے ہیں۔ شاید انہوں نے سمجھ رکھا ہو۔ کہ کسی اور مقام پر فتنہ و فساد کرنے کی وجہ سے تو پولیس دست اندازی کر سکتی ہے لیکن مسجد میں وُہ جو چاہیں۔ کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ قیام امن کے متعلق چیف کمشنر کی چٹھی کو انہوں نے بالکل غلط رنگ میں پیش کیا مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر شعائرِ اسلام کا احترام ان کے قلوب سے مٹ چکا ہے۔ تو انہیں یہ اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ مسجد دہلی کو جنگ و جدل کا اکھاڑہ بنائیں۔ ان کی اس بے راہ روی کو روکنے کے لئے مسلمان حکومت سے مطالبہ کر سکتے ہیں۔ کہ وُہ ضروری انتظام کرے۔ اس سے مسجد کے احترام میں کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا احترام قائم ہوگا۔ جو جمعیۃ العلماء والوں کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے خطرہ میں پڑ چکا ہے ٭

اگر یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ قیام امن کے ذمہ دار حکام کو کسی قسم کی مداخلت کا موقعہ نہ ملے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ کم از کم جامع مسجد میں خون و خرابہ کرنے سے باز رہیں۔ اور مسجد کے احترام کو اپنے ہاتھوں برباد کر کے اس پر فخر کرنا چھوڑ دیں ٭

اچھوتوں کی دردناک استدعا

پنجاب میں اچھوت اقوام کے لوگوں کو محض ہندوؤں کی خاطر علیحدہ نیابت سے محروم رکھ کر ان کی حالت کو جو ہندوؤں کی صدیوں کی ستم رانیوں۔ اور حق تلفیوں کے باعث پہلے ہی بہت گری ہوئی ہے۔ بہت ہی مخدوش بنا دیا گیا ہے۔ اور پنجاب کی چالیس لاکھ کی اس آبادی کے ساتھ یہ سلوک نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اس وجہ سے ان کس مپرس لوگوں میں جن کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ وُہ کمزور اور بے کس ہیں۔ بے چینی و اضطراب پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ گورنر پنجاب کی خدمت میں جنہوں نے حال ہی میں یہ فرمایا تھا کہ پنجاب میں اچھوتوں کا مسئلہ اونچ ذات کے ہندوؤں کی خواہش کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ اُن کے ایک وفد نے حاضر ہو کر اپنی حالت زار پیش کی ہے۔ لیکن جو فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ اس میں نہ تو گورنر پنجاب کوئی تغیر کر سکتے ہیں۔ اور نہ وزیر اعظم سے ہی توقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے پنجاب کے اچھوتوں نے بذریعہ تحریر ملک معظم سے یہ استدعا کی ہے۔ کہ

"اگر حکومت ہم غریبوں سے کچھ انصاف کرنا نہیں چاہتی۔ تو پنجاب کے تمام اچھوتوں کو ایک جگہ جمع کر کے توپ کے گولے پھینک کر ان کا خاتمہ کر دے۔ تاکہ پنجاب میں اچھوتوں کا سوال مٹ جائے۔ یا ان کو پنجاب سے نکال کر کسی اور ملک کو بھیجا جائے۔ تاکہ پنجاب کے اچھوتوں کے متعلق حکومت برطانیہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ ورنہ پنجاب کے اچھوتوں کو دیگر صوبجات کے اچھوتوں کی طرح جداگانہ نیابت دیکر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ پنجاب کے اچھوتوں کی جداگانہ نیابت کے متعلق جلد اعلان کیا جائے۔ ہمارے لئے بے عزتی کی زندگی سے مر جانا اچھا ہے"٭

کیسی دردناک استدعا ہے۔ اور وُہ لوگ جن کے لئے ہندوؤں نے زندگی وبال بنا رکھی ہے۔ اس کے سوا اور کہہ بھی کیا سکتے ہیں۔ جبکہ دوسرے صوبوں میں اچھوتوں کو جداگانہ نیابت دیتے ہُوئے پنجاب کے اچھوتوں کو ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ ہندو پہلے ہی ان کو انسان نہیں قرار دیتے۔ اور اب تو ان کے خلاف بھرے بیٹھے ہیں۔ اور ان کا نام و نشان مٹا دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ابھی سے انہوں نے یہ مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ کہ "اب آدھرمی کا ڈھونگ چھوڑ دو۔ آدھرم کے جھنڈے کو پھینک دو۔ ہندو دھرم [illegible]

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک زبردست نشان

محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفین صداقت کا طریق

مخالفین حق و صداقت کا ہمیشہ یہ دستور رہا ہے۔ کہ وہ خدا کے پیاروں کو ستانا۔ ان سے ٹھٹھا اور استہزاء کرنا انہیں تکلیف اور مصائب میں مبتلا کرنا ان پر قسم قسم کے بہتان باندھنا اپنا مرغوب شغل سمجھتے ہیں۔ اسی کی طرف ذات باری کا یہ ارشاد اشارہ کرتا ہے۔ کہ یاحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون ہائے افسوس لوگوں پر۔ کہ کوئی رسول ان کے پاس ایسا نہیں آیا۔ جس سے انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو۔ ستایا۔ اور دکھ نہ دیا ہو۔ جب انبیاء کے مخالفین کا یہ ایسا طریق عمل ہے جس کی زد سے کوئی رسول محفوظ نہ رہا۔ اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ کو حسرت کا اظہار کرنا پڑا۔ تو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین اسی طریق کو اختیار کریں اور اس راہ پر گامزن ہوں جو ہر نبی کے مخالفین نے اختیار کی۔ تو ہمارے لئے یہ کوئی قابل تعجب بات نہیں۔

مخالفت صداقت کا نشان ہے

بلکہ مخالفین کا یہ رویہ اور یہ روش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان اور بین ثبوت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود بتا دیا ہے۔ کہ انبیاء اور رسولوں کیساتھ ابتداء سے یہی سنت چلی آئی ہے۔ کہ انہیں دکھ دیا جاتا ہے۔ انہیں تکالیف پہنچائی جاتی ہیں۔ ان کی تحقیر کی جاتی ہے۔ ان سے تمسخر کیا جاتا ہے۔ ایک طرف خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھئے۔ اور دوسری طرف یہ دیکھئے۔ کہ وہ لوگ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیث کا اپنے آپکو مصداق ثابت کر چکے ہیں۔ کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء کہ آسمان کے نیچے کی تمام تر اشیاء سے بدتر اس زمانہ کے علماء ہوں گے۔ اگر ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف زبان درازی سے کام نہ لیں۔ تو اور کیا کریں۔ اس صورت میں وہ جس قدر بھی بدزبانی اور بیہودہ گوئی سے کام لیتے ہیں۔ اسی قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت واضح ہوتی ہے اور ان لوگوں کا شر من تحت ادیم السماء ہونا ثابت ہوتا ہے۔

زمیندار کی بدزبانی

اخبار زمیندار ایسے ہی لوگوں کی صف اول میں شامل ہے کیونکہ وہ انسانیت اور شرافت تہذیب اور شائستگی کے تمام حدود کو پھلانگ کر پار ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کی بدزبانیوں اور بیہودہ گوئیوں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی کے خلاف حال میں اس نے دھوکہ دہی کا جال بچھانے کی جو کوشش کی ہے۔ اس کو تار تار کرکے پیشگوئی کی اصل حقیقت پیش کی جاتی ہے۔

محمدی بیگم کے خاندان کی اسلام دشمنی

یہ پیشگوئی کن حالات میں کی گئی۔ ان کا پتہ لگانے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقارب اور رشتہ دار جیسا کہ آپ نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۷ میں لکھا ہے۔

رسومات قبیحہ۔ عقائد باطلہ اور بدعات شنیعہ میں مبتلا تھے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی صریح نافرمانی کرنے میں حد درجہ بیباک ہو چکے تھے۔ اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا ان کے نزدیک عار تھا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے بھی منکر ہو کر دہریت کے سیلاب میں غرق ہو رہے تھے یہ ان لوگوں کی اخلاقی روحانی اور دینی حالت تھی۔ ایسی حالت میں جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا علم ہوا۔ اور آپ کی تبلیغ و تلقین ان تک پہنچی۔ تو وہ عصیان میں اور بھی بڑھ گئے۔ اور آپ کی مخالفت اور آپ کی تکذیب پر کمربستہ ہو گئے۔

نشان کا مطالبہ

مخالفت کی شدت میں ہی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نشان کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ ان لوگوں کی طرف سے ایک اشتہار چشمہ نور کے نام سے شائع کیا گیا۔ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دی گئیں۔ اور قرآن کریم کے بارے میں بھی بہت کچھ برا بھلا کہا گیا۔ اور ساتھ ہی ذات باری سے انکار کیا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی صداقت کا نشان بھی طلب کیا گیا۔ اس اشتہار کی بہت اشاعت کی گئی۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۵ میں لکھا ہے۔ ان لوگوں کی یہ خواہش تھی۔ کہ جو نشان دکھایا جائے۔ وہ ایسا ہو۔ جو ان کے ساتھ خاص تعلق رکھتا ہو۔ کوئی عام نشان نہ ہو۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا۔ سأریھم آیۃ من انفسھم۔ کہ میں ان لوگوں کو ایسا نشان دکھاؤں گا۔ جو ان کی خواہش کے مطابق ان سے متعلق ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قسم کے اور بھی بہت سے الہامات ہوئے۔ جن میں ان لوگوں کے متعلق بتایا گیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں قسم قسم کے آفات میں مبتلا کریگا۔ ان کی عورتوں کو بیوہ اور ان کے بچوں کو یتیم کر دے گا۔ ان کے گھروں کو ویران اور تباہ کر دیگا۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائیں گے۔ اور اعمال صالحہ کریں گے۔ باقی سب کا فیصلہ کر دیا جائیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان انذاری الہامات سے ان لوگوں کو خبر کر دی۔ لیکن انہوں نے اپنے اندر کوئی تبدیلی نہ پیدا کی۔

نشان دکھانے کے سامان

آخر اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے سامان کر دیئے۔ کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جھکنا پڑا۔ اور ان میں سے سرکردہ مرزا احمد بیگ کو اپنے ایک دنیاوی کام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضامندی حاصل کرنا ضروری ہو گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"غرض یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے۔ اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے۔ اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے۔ تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی سو وہ قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی۔ کہ والد اس دختر کا ایک ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے۔ اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہنچتا ہے۔ نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے۔ نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا۔ کہ وہ زمین جو چار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے۔ اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا۔ اس لئے مکتوب الیہ (مرزا احمد بیگ) نے بتمام تر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا تاہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ اور قریب تھا۔ کہ دستخط کر دیتے۔ لیکن یہ خیال آیا۔ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے۔ جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا۔ گویا آسمانی نشان کا وقت آ پہنچا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۵)

نشان کی تعیین

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استخارہ کیا تو آپ کو بتلایا گیا:۔

"اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر۔ اور ان سے کہدے۔ کہ تمام سلوک اور مروّت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا۔ اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤگے۔ جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا۔ تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اور ان کے گھر میں تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔ اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۶)

مرزا احمد بیگ کو نشان سے اطلاع

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرزا احمد بیگ کو اس امر کی اطلاع دیدی۔ اس کے بعد ۱۳۰۴ھ میں آپ نے مرزا احمد بیگ کو وحی الٰہی کے مطابق ایک اور خط لکھا۔ اور پیشگوئی کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن انہوں نے رشتہ دینے سے انکار کر دیا نیز آپ کی مخالفت نہایت شدت سے کرنی شروع کر دی۔ اور آپ کی تکذیب اور استہزاء میں بہت بڑھ گئے۔

ان کے انکار سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ کیونکہ اس میں آپ کی کوئی ذاتی غرض نہ تھی بلکہ ان کے انکار پر آپ کو خوشی ہوئی۔ جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے

وما عراني حزنٌ من ذالك الانكار بل فرحت فرحة المطلق من الاسار

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۵)

یعنے ان کے انکار سے مجھے کوئی غم نہ ہوا۔ بلکہ ایسی خوشی ہوئی جیسے قیدی کو قید سے رہا ہونے پر ہوتی ہے۔

نشان کا اثر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا اثر یہ ہوا۔ کہ تمام خاندان اور خصوصاً مرزا احمد بیگ کو بہت خوف اور گھبراہٹ لاحق ہو گئی۔ یہاں تک کہ پانچ سال تک اس لڑکی کا اس نے کہیں نکاح نہ کیا۔ آخر ۱۸۹۲ء میں مرزا سلطان محمد ساکن پٹی سے نکاح کر دیا۔

نشان کا پورا ہونا

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ تو تین سال کے اندر یعنی نکاح کے قریباً چھ ماہ بعد فوت ہو گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی۔ کہ لڑکی کا باپ تین سال تک فوت ہو جائے گا۔ پوری ہو گئی۔ مرزا احمد بیگ کی وفات کے موقعہ پر سخت ماتم پڑا۔ اور عورتوں نے اپنی چیخ و پکار میں یہ الفاظ بھی کہے۔ "ہائے وہ باتیں سچ نکلیں"۔ وہ کونسی باتیں تھیں۔ جن کے متعلق عورتوں نے کہا۔ کہ وہ سچ نکلیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں تھیں۔ جو خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق آپ نے انہیں کئی سال قبل بتادی تھیں پھر لوگوں نے یہ بھی کہا۔ "آج ہمارا دشمن جس نے ہمارے لئے قبل از وقت پیشگوئی کی تھی سچا ہو گیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے رشتہ داروں سے ہمدردی

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے دشمن نہ تھے بلکہ حقیقی خیر خواہ اور ہمدرد تھے۔ یہ ان لوگوں کی کم عقلی جہالت اور عناد تھا۔ کہ وہ آپ کو دشمن سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو ان کے سامنے وہ طریق پیش کئے تھے۔ جس پر چل کر خدا تعالیٰ کو خوش کر سکتے تھے۔ اور اپنے لئے رحمتوں اور برکتوں کے مستحق ہو سکتے تھے۔

مرزا سلطان محمد کا زندہ رہنا

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیشگوئی فرمائی وہ پوری ہوئی۔ مرزا احمد بیگ مقررہ وقت کے اندر فوت ہو گیا۔ اور چونکہ اس وجہ سے خاندان میں خوف طاری ہو گیا۔ اور چونکہ پیشگوئی کی اصل غرض اس خاندان کی ہلاکت و تباہی نہ تھی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف انہیں رجوع کرانا تھا۔ اور دین اسلام کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام میں بتایا گیا۔ کہ

لا اهلكهم دفعةً واحدةً بل قليلاً قليلاً لعلهم يرجعون ويكونوا من التوابين

"میں انہیں یکدم ہی نہیں ہلاک کروں گا بلکہ آہستہ آہستہ تاکہ یہ رجوع کریں۔ اور توبہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ اس لئے جب مرزا سلطان محمد نے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ آہ و زاری کی۔ اور تکذیب سے باز آ گیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بچ گیا۔ اور جب وہ بچ گیا۔ تو تیسرا حصہ پیشگوئی کا جو تھا۔ وہ بھی اس کے ساتھ ہی ٹل گیا۔ اس بات کا ثبوت کہ مرزا سلطان محمد صاحب نے توبہ و استغفار کی۔ وہ خطوط ہیں جو انہوں نے بعض احمدیوں کے نام لکھے۔ اور جو کہ شائع ہو چکے ہیں۔ ان لوگوں کے توبہ اور رجوع کرنے اور صرف مرزا احمد بیگ کے مر جانے کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے سے خبر دیدی تھی چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"رأيت هذه المرأة وأثر البكاء على وجهها فقلت ايتها المرأة توبي توبي فان البلاء على عقبك والمصيبة نازلة عليك يموت ويبقى منه كلاب متعددة" (تتمہ اشتہار ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء)

یعنے میں نے اس عورت (محمدی بیگم کی نانی) کو رویا میں آثار بکاء کے ساتھ دیکھا۔ میں نے کہا۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر ورنہ بلا تیری اولاد پر پڑے گی۔ اور ایک عظیم الشان مصیبت تجھ پر نازل ہوگی۔ اور ایک شخص مر جائیگا۔ اور اس کی طرف سے بہت سے کتے باقی رہ جائیں گے"۔

مولوی محمد حسین کی شہادت

غرض ایک شخص مرزا احمد بیگ فوت ہو گیا جو عین پیشگوئی کے مطابق مرا۔ اور دشمنان احمدیت نے بھی اس کا اعتراف کیا۔ کہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ جیسا کہ انہی دنوں محمد حسین بٹالوی نے بھی اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھا۔ پیشگوئی تو پوری ہو گئی۔ مگر یہ الہام سے نہیں۔ بلکہ عام رمل یا نجوم وغیرہ سے کی گئی" (اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء) اور ماتحتوں کو بچایا گیا۔

خاتمہ سخن

اب اگر کوئی دشمن حق اس پیشگوئی کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرتا ہے۔ تو کرے۔ اگر ٹھٹھا و استہزاء کو شغل سمجھتا ہے۔ تو بے شک اس میں مشغول رہے۔ پیشگوئی کا جو اصل مقصد تھا۔ وہ پورا ہو گیا۔ اور محمدی بیگم کا قریباً تمام خاندان احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ظاہر ہو گیا۔

خاکسار: شیخ مبارک احمد مولوی فاضل "جامعہ"

مبلغین کلاس میں داخلہ

مبلغین کلاس جامعہ احمدیہ قادیان کے داخلہ کے لئے پچھلے سال کی طرح کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے۔ جس کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہیں۔ جن طلبہ نے اس کلاس میں داخل ہونا ہو۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء بروز اتوار برقت صبح قادیان پہنچ کر کمیشن کے سامنے پیش ہوں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحقیق الادیان

عیسائیت کو ترجیح دینے کی باطل وجوہات

عیسائی اخبار "نور افشاں" کے نامہ نگار ایف جی پال صاحب نے عیسائیت کو دیگر مذاہب سے افضل قرار دیتے ہوئے ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ

"میرا مذہب اس لئے مجھے اور بھی پیارا ہے کہ یسوع مسیح مجھ کو اپنے ساتھ رکھنے کا وعدہ کرتا ہے یعنی عاقبت میں روز عظیم کے دن جب میں اپنے باپ کے ساتھ تخت عدالت پر بیٹھونگا۔ تم بھی میرے ہمراہ ہوگے۔"

یسوع مسیح کا یہ وعدہ جس پر لٹو ہو کر پادری صاحب نے عیسائیت کو اختیار کیا۔ اپنے اندر کہاں تک صداقت رکھتا ہے اس کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ایک دو واقعات کا علم ہونا ضروری ہے۔

یسوع مسیح کا ایک چور کے ساتھ وعدہ

جب یہودی یسوع مسیح کو صلیب دینے کے لئے لے گئے تو اس وقت دو چور بھی ان کے ساتھ صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔ اناجیل بتاتی ہیں کہ ان میں سے ایک نے تو مسیح کی بے بسی پر استہزاء کیا مگر دوسرے نے منع کیا۔ اور خود یسوع مسیح سے عقیدت کے رنگ میں کہا "اے یسوع جب تو اپنی بادشاہت میں آئے تو مجھے یاد کرنا"۔ لکھا ہے۔ یسوع مسیح نے جواباً کہا "میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا"۔ (لوقا $\frac{23}{43}$)

یہ وعدہ جس رنگ میں اور جن الفاظ میں کیا گیا وہ بالکل واضح ہیں مگر واقعات بتاتے ہیں کہ یہ قطعاً پورا نہیں ہوا۔ تمام عیسائیوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے۔ کہ صلیب کے دن یسوع مسیح کی روح پرواز کر کے جنت میں نہیں گئی۔ بلکہ دنیا کے گناہوں کے بدلے سزا بھگتنے کے لئے تین دن دوزخ میں رہی۔ گویا آپ کا یہ وعدہ کہ "آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا"۔ غلط ثابت ہوا۔ ہم کہتے ہیں جو شخص دو دن کا وعدہ کر کے اسے پورا نہ کر سکا۔ اس کے متعلق یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ انیس سو سال بعد پیدا ہونیوالے کسی شخص کو اپنے ساتھ رکھنے کے قابل ہو سکے۔

شمعون پطرس کے متعلق پیشگوئی

پھر یسوع مسیح کے بارہ حواریوں میں سے ایک شمعون پطرس تھا جس سے ایک دفعہ خوش ہو کر انہوں نے فرمایا۔ "میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دونگا اور جو کچھ تو زمین پر باندھیگا وہ آسمان پر بندھیگا اور جو کچھ تو زمین پر کھولیگا وہ آسمان پر کھلیگا"۔ (متی $\frac{16}{19}$)

مگر اس وعدہ کا بھی بروئے اناجیل جو کچھ انجام ہوا وہ یہ ہے کہ خود یسوع مسیح کو کہنا پڑا۔ "اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو۔ تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے"۔ (متی $\frac{16}{23}$)

پطرس کی ایمانی حالت

علاوہ ازیں اس کی ایمانی حالت کا بھرم یوں کھل گیا۔ کہ انجیلیں بیان کرتی ہیں جب یہودیوں نے یسوع مسیح کو گرفتار کیا تو "پطرس باہر صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک لونڈی اس کے پاس آکر بولی تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ اس نے سب کے سامنے یہ کہہ کر انکار کیا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ تو کیا کہتی ہے۔ اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا۔ تو دوسری نے اسے دیکھا اور جو وہاں تھے۔ ان سے کہا۔ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ اس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے انہوں نے پطرس کے پاس آکر کہا۔ کہ بیشک تو بھی ان میں سے ہے۔ کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا"۔ (متی $\frac{26}{69}$ تا 75)

غور کیجئے کیا ایسا شخص اس قابل ہو سکتا ہے۔ کہ وہ یسوع مسیح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں تخت عدالت پر بیٹھے۔ یا کیا یہوداہ اسکریوطی جس نے تیس روپیہ پر اپنے آقا کو پکڑوا دیا تھا اس قابل تھا۔ کہ وہ اس خیال خام میں مبتلا رہے۔ کہ میں تخت عدالت پر یسوع مسیح کے ساتھ بیٹھونگا۔ اگر یہ حواری باوجود اس کے کہ ان کے ساتھ یسوع مسیح نے براہ راست وعدہ کیا تھا۔ الٰہی بادشاہت میں داخل نہ ہو سکے۔ تو آج زید یا بکر کیونکر کہہ سکتا ہے کہ "یسوع مسیح مجھ کو اپنے ساتھ رکھنے کا وعدہ کرتا ہے"۔

یسوع مسیح کا واضح اعلان

یسوع مسیح کے نہایت اہم دعاوی کا حشر معلوم ہو چکا۔ اب ان کا ایک واضح اعلان بھی ملاحظہ ہو۔ انجیل میں لکھا ہے۔

"جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے۔ اس وقت میں ان سے صاف کہدونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ"۔ (متی $\frac{7}{22}$)

وہ ٹھوکا نہ کھائیں

عیسائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یسوع مسیح کو خداوند کہنے یا ان کے نام سے معجزے دکھانے یا بدروحوں کے نکالنے سے بھی (اگرچہ اس کا عملی ثبوت آج کل کے عیسائیوں میں قطعاً معدوم ہے) وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہو سکینگے۔ بلکہ "اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ" کا وعید انہیں سننا پڑیگا پس وہ جلد سے جلد یہ خیال خام اپنے دل سے نکال دیں کہ یسوع مسیح ان کو اپنے ساتھ رکھنے کا وعدہ کرتا ہے۔

انجیلی تعلیم کیسی ہے

ایک اور وجہ عیسائیت کی فضیلت کی پادری صاحب نے ان الفاظ میں بیان کی ہے "میرے نجات دہندہ کی تعلیم ضرب المثل ہے۔ اور حلم اور رحم دلی سے معمور ہے۔ اے محنت اٹھانے والو اور بڑے بوجھ سے دبے لوگو میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا"۔ اس میں شبہ نہیں حلم اور رحم دلی اچھی چیز ہے مگر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ برمحل غضب اور انتقام کی صفت بری ہے۔ اگر کوئی شخص عقل سے کام لے۔ تو اسے معلوم ہوگا کہ بااوقات نظام عالم کی درستی کے لئے انسان کو صفت غضب کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ قومی اور ملکی مفاد صفت انتقام سے وابستہ ہوتا ہے۔ دشمنوں کی سرکوبی۔ باغیوں کی ہلاکت۔ فسادیوں کا قلع قمع۔ چوروں ڈاکوؤں اور امن عامہ کیلئے ضرر رساں وجودوں کو تہدید اور سزا دینے کے لئے غضب اور انتقام سے کام لینا پڑتا ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو ایک لمحہ میں نظام عالم درہم برہم ہو جائے۔ پس یہ کہنا کہ میرے نجات دہندہ کی تعلیم اس لئے ضرب المثل ہے کہ وہ صرف حلم اور رحم دلی پر مشتمل ہے نہ صرف عقلمند طبائع کو اپیل نہیں کر سکتا بلکہ ان کے دلوں میں یہ یقین پیدا کر دیتا ہے کہ ایسی تعلیم کا معلم بنی نوع انسان کی اصلاح اور قیام امن کے طریق سے ناواقف تھا۔

مال جمع کرنے کی ممانعت

یسوع مسیح کی تعلیم کیسی تھی۔ یہ بذات خود ایک نہایت ہی اہم سوال ہے اور یہ چند سطور اس جواب کی متحمل نہیں ہو سکتیں مختصراً ہم ایک ہی تعلیم پیش کرتے ہیں اس کے حسن و قبح کا اندازہ ناظرین خود لگا سکتے ہیں۔ انجیل میں لکھا ہے۔

"اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کیا کرو۔ جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے۔ اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔ بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو"۔ (متی $\frac{6}{19}$)

اس تعلیم میں اپنے پاس مال و دولت رکھنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو۔ یعنی سب کچھ محتاجوں کو دیکر خود بھی محتاج بن جاؤ۔ بیشک ایک مجرد اور تارک الدنیا انسان ایسا کر سکتا ہے مگر دنیا کے کاروبار میں حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراسلات

مولوی محمد علی صاحب کی کتاب النبوۃ فی الاسلام

اور

تفسیر القرآن

(۲)

کتاب النبوۃ فی الاسلام کی حقیقت

اب النبوۃ فی الاسلام کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں سید اختر حسین صاحب نے اس کی بہت کچھ تعریف کرنے کے بعد بڑے فخر سے لکھا ہے۔ کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد میں قادیان سے قطع تعلق کر لینے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ پہلے میں حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتا تھا۔ مگر اب نہیں مانتا۔ سید صاحب "سعادتمندی" کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کہ بزرگوں کی پوری پوری تقلید کی جائے چونکہ آپ کے بزرگ بھی پہلے حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے تھے مگر اب نہیں مانتے۔ آپ نے بھی ایسا ہی کیا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانیں یا نہ مانیں۔ مگر یہ بات یاد رکھیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں دیانت و تقوےٰ سے کام نہیں لیا بلکہ وہی طرز عمل اختیار کیا ہے۔ جو ابتداء سے غیر احمدی مولوی صاحبان کا چلا آرہا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کا غلط اقتباس پیش کر کر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالا کرتے ہیں۔

میرا خیال ہے۔ کہ آپ نے حضرت اقدس کی کتاب حقیقۃ الوحی اور براہین احمدیہ حصہ پنجم وغیرہ کو نہیں پڑھا۔ صرف النبوۃ فی الاسلام کو ہی پڑھا ہے۔ چونکہ آپ کو اپنے حضرت امیر پر پورا بھروسہ اور کامل اعتقاد ہے۔ اس لئے آپ کو شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ جناب مولوی صاحب نے تحریف و تبدیل سے کام لیا ہو گا۔ پس کم از کم آپ کو اس کتاب کی جانچ کرنے کے لئے نہ صرف حوالے بلکہ حضرت اقدس کی وہ تمام کتابیں جن کا حوالہ النبوۃ فی الاسلام میں دیا گیا ہے۔ دعاؤں کے بعد بہت غور سے پڑھنا چاہیے پھر انشاء اللہ آپ کو پتہ لگ جائیگا۔ کہ النبوۃ فی الاسلام کی حقیقت کیا ہے۔ اور اس کے مصنف صاحب کی پوزیشن کیا ہے اس فقرہ سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ مصنف صاحب ہرگز اس لائق نہیں کہ ان کو کسی مذہبی جماعت کا رہنما اور پیشوا تسلیم کیا جائے۔ ہاں ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ وہ ایم۔ اے ہونے کے علاوہ ایل۔ ایل۔ بی۔ بھی ہیں۔ اور انگریزی میں قابلیت ان کی مسلّم ہے جس کی داد دنیا ظلم ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے کام کیا ہوا کرتے ہیں۔ سب سے بڑا کام تمام لوگوں کا یہ ہوتا ہے کہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کر کے دکھائیں

سو یہ وصف جناب مولوی صاحب کی تصنیفات میں حتیٰ کہ تفسیر القرآن میں بھی موجود ہے۔ انشاء اللہ عنقریب اس کا بھی ذکر آئیگا۔ فانتظروا

مصنف النبوۃ کا طریق عمل

جناب مولوی صاحب نے النبوۃ فی الاسلام میں حضرت اقدس کی ان تحریروں کو پیش کیا ہے جنمیں آپ نے نبوت کا انکار کیا ہے۔ اور جو تحریریں دعویٰ نبوت کی تائید میں ہیں۔ اول تو ان کا ذکر ہی نہیں کیا۔ اگر جوابی رنگ میں ضرورت لاحق ہوئی۔ تو ناجائز نکتہ چینی کر کے ان کے اثر کو زائل کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ بعض کو لاجواب پاکر متشابہات کہہ کر ترک کر دیا ہے۔ اور افسوس ہے۔ کہ نکتہ چینی کرتے وقت بعض عبارتوں کو ایسا مسخ کر کے پیش کیا ہے۔ کہ اگر کوئی منصف مزاج النبوۃ فی الاسلام کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو پڑھیگا۔ تو یقیناً مصنف النبوۃ فی الاسلام کی خفیف الحرکتی پر افسوس کریگا۔ میں کہتا ہوں۔ مولوی صاحب نے ان حوالجات کو جنمیں نبوت کا انکار ہے پیش کر کے کیا کمال دکھایا ہے۔ جبکہ خود ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ وہ مسلمان نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن

اب تفسیر القرآن کا قصہ بھی سن لیجئےگا۔ اس میں بوجہ حسد و بغض اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ضد میں آکر کئی باتیں مولوی صاحب نے خلاف واقعہ ایسی کہدی ہیں جن کا نہ سر ہے نہ پیر۔ بطور مثال صرف ایک ہی بات کہتا ہوں۔ جو یہ ہے:-

"اسی طرح وہ لوگ جنہوں نے آج ایک نئی نبوت قائم کرنے کی کوشش میں یہاں تک صحابہ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اور یہ لکھدیا ہے۔ کہ انہوں نے کامل فرمانبرداری رسول اللہ صلعم کی نہیں کی۔ اس لئے ان میں سے کوئی نبی نہ بنا۔" (از تفسیر القرآن صفحہ ۱۸۰۵ حاشیہ نمبر ۲۴۲۴)

اس نوٹ کے متعلق میں نے بزرگان قادیان سے دریافت کیا تھا۔ کہ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے بقول مولوی محمد علی صاحب صحابہ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ جواباً انہوں نے فرمایا۔ کہ حاشا و کلا نہ کسی نے ایسا لکھا ہے۔ اور نہ کہا ہے۔ اور نہ ہی کسی کا یہ عقیدہ ہے۔ بلکہ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب کی اور ان کے ہم خیالوں میں سے اکثر لوگوں کی یہ عادت ہے۔ کہ اپنے مخالف کی تحریروں کا اپنی منشاء کے مطابق غلط نتیجہ نکال کر فریق مقابل کو بدنام کیا کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ نوٹ بھی اسی قسم کا ہے۔ جو سراسر مولوی صاحب کے دماغ کی اختراع ہے۔

مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ

اگرچہ یہ جواب تسلی بخش تھا۔ مگر احتیاطاً مناسب سمجھا۔ کہ براہ راست مولوی صاحب سے بھی دریافت کر لیا جائے۔ کہ اصل واقعہ کیا ہے چنانچہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۲ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک بھیج کر استدعا کی۔ کہ از راہ مہربانی ان لوگوں کا نام بتایا جائے۔ جنہوں نے صحابہ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ افسوس جناب مولوی صاحب نے آج تک میرے مطالبہ کا جواب نہیں دیا۔ اور وہ جواب دے ہی کیا سکتے تھے۔ جبکہ اپنی طرف سے ایک خلاف واقعہ بات بنا کر محض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بدنام کرنے کے لئے لکھدی۔ مگر خاموش رہنا بھی مشکل تھا۔ کیونکہ میں نے جو خط ان کو بھیجا تھا۔ اس کی نقل الفضل میں شایع کرادی تھی۔ اس لئے مجبوراً ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ذریعہ ۳۰ اگست ۱۹۳۲ء کے پیغام میں جواب ناصواب دیا گیا۔ جو نہ دینے سے بھی بدتر تھا۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا جواب

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے حسب عادت یا فطرت ایک سوقیانہ اور دل آزار تمہید لکھنے۔ اور بلاوجہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اور دیگر بزرگان سلسلہ کو سب و شتم کرنے کے بعد وہی بات لکھی۔ جو بزرگان قادیان فرما چکے تھے۔ کہ یہ لوگ غلط نتیجہ نکال کر لوگوں کو مغالطہ دیا کرتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں

"جب "ملت محمودیہ" کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبوت ایک اکتسابی چیز اور کمالات انسانی کا آخری مرتبہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے ہر ایک امتی کو مل سکتا ہے اور یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ آج تک سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اور کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں ملا۔ تو ایک بچہ بھی اس سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد کے سوا امت میں سے کسی فرد نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اتباع نہیں کی۔ ورنہ اگر اتباع کامل کرتے، تو کیا وجہ کہ یہ درجہ ان کو بھی نہ مل جاتا"

اس کے بعد آپ منطقی نتیجہ یوں نکالتے ہیں:-

(۱) "نبوت انسانی ترقی اور کمال کا آخری درجہ ہے۔ اور رسول اللہ صلعم کی کامل فرمانبرداری سے مل سکتی ہے"

(۲) "زید نے باوجود رسول اللہ صلعم کی امت میں ہونے کے یہ درجہ نبوت نہیں پایا" "اس لئے لازمی نتیجہ یہ نکلا۔ کہ زید نے رسول اللہ صلعم کی کامل فرمانبرداری نہیں کی۔ اب زید کی جگہ صحابہ کرام کو رکھ لو یا کسی ولی مجدد وغیرہ کو رکھ لو نتیجہ ایک ہی ہے۔ کہ یہ لوگ بوجہ رسول اللہ صلعم کی کامل فرمانبرداری نہ کرنے کے اس درجہ کو نہ پا سکے۔ تو اگر مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر القرآن میں یہ لکھدیا۔ تو کیا ستم کیا"

ڈاکٹر صاحب! ذرا ہوش کی دوا لیجئے۔ یہ ستم ہی نہیں۔ بلکہ صریح ظلم ہے۔ میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ اس نوٹ میں جو نئی نبوت قائم کرنیکا الزام ہم پر لگایا ہے۔ یہ کہاں تک ایمانداری پر مبنی ہے۔

خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہو۔ کہ کیا یہ وہی نبوت نہیں جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں سب کا اجماع تھا۔ کیا یہ وہی نبوت نہیں۔ جس کے ماننے کا آپ لوگوں نے حلف کیا تھا پیغام میں اعلان کرایا تھا کیا یہ وہی نبوت نہیں جس کے منکر کو آپ لوگوں نے نجات سے محروم بتایا تھا۔ اور کیا یہ وہی نبوت نہیں جس کی تائید میں مولوی صاحب نے اپنی عمر کا ایک حصہ صرف کر دیا

کیا مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے جواب کی تائید کریں گے

قطع نظر نئی نبوت کے الزام کے اگر ڈاکٹر صاحب کی یہ بات تسلیم کر لی جائے

کہ "ملت محمودیہ" کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ "نبوت ایک اکتسابی چیز اور کمالات انسانی کا آخری مرتبہ ہے"۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ صحابہ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔

کیا جناب مولوی محمد علی صاحب حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ اس بات کا اعلان کریں گے کہ ہمارے خسر صاحب نے ہمارے مشورہ سے ہمارے نوٹ مندرجہ تفسیر القرآن کا جو نتیجہ ۳۰ اگست کے پیغام میں شایع کرایا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور یہ کہ میں نے جو نئی نبوت قائم کرنیکا نوٹ میں ذکر کیا ہے۔ یہ الزام نہیں۔ بلکہ صحیح واقعہ ہے۔

چند نتائج

میں پورے یقین اور وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اس قسم کا اعلان ہرگز نہ کریں گے۔ کیونکہ وہ اس نوٹ کی اصل حقیقت کو خوب جانتے ہیں۔ لیکن بالفرض محال خوف خدا کو بالائے طاق رکھ کر اگر انہوں نے اعلان کر بھی دیا۔ تو پھر یہ امر غور طلب ہوگا۔ کہ اگر اس قسم کے نتیجے درست ہو سکتے ہیں۔ تو کیا جناب مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے نزدیک مندرجہ ذیل باتوں کے جو نتیجے نکل سکتے ہیں۔ وہ درست اور قابل تسلیم ہوں گے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟ وہ نتیجے حسب ذیل ہیں۔

(۱) آیت استخلاف میں خدا تعالےٰ نے امت محمدیہ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ تم میں سے جو مومن اور نیک عمل کرنے والے ہوں گے۔ انکو اسی طرح خلیفہ بناؤنگا جس طرح تم سے پہلوں کو بنایا تھا۔ اب بقول ڈاکٹر صاحب کیا اس عبارت سے ایک بچہ بھی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ امت محمدیہ میں سوائے چند نفوس کے جو خلیفہ بنے۔ باقی سب بے ایمان اور بد عمل تھے۔ معاذ اللہ۔ استغفر اللہ

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ کہ ہم نے تیرے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے۔ آمنا صدقنا۔ مگر بقول ڈاکٹر صاحب کیا اس سے ایک بچہ بھی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ معاذ اللہ وہ مقدس اور معصوم ہستی گنہگار تھی۔

(۳) اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کہدے۔ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ بقول ڈاکٹر صاحب اس عبارت سے کیا ایک بچہ بھی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی آڑ میں خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد اگر نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ آمنا صدقنا۔ مگر اس قول سے بقول ڈاکٹر صاحب کیا ایک بچہ بھی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ باوجود اس کے کہ تمام شان میں حضرت عمرؓ سے بڑھ کر تھے۔ مگر آنحضرت کے نزدیک نبوت جیسے انعام کے اہل نہ تھے۔ پھر کیا؟

پتھر مسجد سرینگر میں مسلمانانِ کشمیر کا عظیم الشان اجتماع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کی تلقین

یکم ستمبر شام کے وقت مسلمانان کشمیر کا ایک عظیم الشان جلسہ پتھر مسجد میں زیر صدارت مسٹر عبدالرحیم صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی قائم مقام شیخ محمد عبد اللہ صاحب منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر کے بعد مولانا محمد عبد اللہ صاحب وکیل سٹیج پر تشریف لائے۔ اتفاق و اتحاد پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ اور مسلمانوں کو فرقہ وار جنگ و جدل کے نقصانات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے تفصیل کے ساتھ مسلمانوں کو بتایا۔ کہ گزشتہ دنوں بعض ہمدردان قوم مسلمانوں کے موجودہ جھگڑوں کو طے کر کے مسلمانوں کو ملانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور ان کی یہ جدوجہد قابل داد ہے۔ لیکن شرائط صلح جو مولوی محمد یوسف شاہ صاحب واعظ نے پیش کی ہیں۔ وہ کسی اصول پر مبنی نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے اندر مزید کشیدگیاں پیدا کرنے والی ہیں مثلاً یہ کہ موجودہ تحریک سے جماعت احمدیہ کو نکال دیا جائے۔ اور ان کو موجودہ تحریک سے کسی قسم کا تعلق نہ رہے۔ یا مولوی محمد عبد اللہ معہ اپنے احمدی رفقاء مثلاً مسٹر عبدالرحیم صاحب پلیڈر، مسٹر محمد یوسف صاحب بی۔ اے دھتیگ، مسٹر غلام نبی صاحب و مسٹر محمد یحییٰ صاحب جامع مسجد میں آ کر اپنے عقائد سے توبہ کریں۔ اور پھر تحریک میں شامل ہوں۔ فاضل مقرر نے سامعین پر واضح کر دیا۔ کہ یہ صلح نہیں۔ بلکہ آئندہ فرقہ وارانہ جنگ کی بنیاد رکھنا ہے۔ آج اگر احمدیوں کو الگ کرتے ہو۔ تو کل شیعہ حضرات سے کہا جائیگا۔ کہ وہ اپنے عقائد سے تائب ہوں۔ اور اگلے دن کسی اور فرقہ پر اعتراض ہوگا۔ اور بجائے اتحاد کرنے کے خطرناک خانہ جنگی میں مسلمانوں کو ڈالکر کچھ حاصل کرنا تو الگ رہا۔ الٹا حاصل شدہ حق بھی ضایع کر دیا جائیگا۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سیاسیات کے اندر اس قسم کا فرقہ وارانہ سوال پیدا کرنا بعید از عقل اور نقصان دہ ہے۔ مسلمانو کیا تم اس قسم کی صلح جو سم قاتل ہے۔ پسند کرتے ہو۔ تو کیا جماعت احمدیہ کے لوگ تحریک سے الگ ہو جائیں۔ (نہیں ہرگز نہیں کی آوازیں) پس اگر یہ صلح فرقہ وارانہ جھگڑوں پر مبنی ہو۔ تو کوئی صحیح العقل انسان اسے قبول نہیں کر سکتا۔ اور ہر وہ شخص جسے سیاسیات سے ذرا بھر بھی واقفیت ہے۔ ایسی لغو شرائط کو ٹھکرا دیگا۔ ہاں صلح ہر وقت ممکن ہے۔ اور آج ہم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے ہیں۔ اگر یوسف شاہ صاحب واعظ اپنے اس وعدہ پر قائم ہو جائیں۔ جو انہوں نے پہلے دن بوقت انتخاب نمائندگان خانقاہ معلی کے ضمن میں کیا تھا۔ کہ مسلمان سیاسی میدان میں متحد ہو جائیں۔ اور عقائد اور فرقہ واری کا سوال بالائے طاق رکھ کر مشترکہ معاملات میں ہم آہنگ ہوں۔ میرے مسلمان بھائیو۔ کیا تمہیں مولوی یوسف شاہ صاحب میرواعظ کا وہ وعظ یاد ہے۔ (ہاں خوب یاد ہے۔ کی آوازیں) اب آپ نے دیکھا۔ کہ آیا یوسف شاہ صاحب اپنے وعدہ پر قائم ہیں یا شیخ محمد عبد اللہ۔ (محمد عبد اللہ کی آوازیں) پس خوب سمجھ لو۔ کہ کون تمہارے لئے قربانیاں کر رہا۔ اور ایمانداری اور اخلاص سے جدوجہد میں مصروف ہے۔ اور کون تمہیں کند چھری سے ذبح کر رہا ہے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے ایک بامو قع تقریر فرمائی۔ آخر میں صدر محترم اور معزز ارکان آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)

بچہ یہ بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ اہالیان پیغام کے اصول کے مطابق آنحضرت صلعم کے اس قول سے حضرت ابوبکرؓ کی سخت توہین و ہتک ہوئی ہے جسکی ذمہ داری معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عائد ہوتی ہے اس قسم کی مثالیں تو بہت سی ہیں۔ لیکن انہی پر اکتفا کر کے امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ سے لاہوری صاحبان ہماری تحریروں کے نتیجے ذرا سوچ سمجھ کر نکالا کریں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی

لاہوری اصحاب کو مبایعین پر اس فرضی گستاخی کا الزام دینے کے قبل اپنی گستاخی کو یاد کر لینا چاہیئے تھا۔ جو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی شان میں وہ یہ کہہ کر کر چکے ہیں۔ کہ ان کے اس قول کو دیوار پر مارو۔ آہ! کون سے قول کو دیوار پر ماریں ہو؟ جو انہوں نے نبوت کی تائید میں فرمایا تھا۔ کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ

حیرت ہے۔ اہالیان پیغام کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ لیکن ہمارا فرضی تنکا اسقدر بارے وہ شاخ تیر کی طرح آنکھوں میں جا کر پیوست ہو جاتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کے خدام حتیٰ کہ مرکز احمدیت قادیان سے بھی دشمنی ہے جسکی وجہ سے کوئی بات ہو۔ اور وہ کیسی ہی بے تعلق ہو۔ انہیں اعتراض کا موقع مل جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظلومین کشمیر کی امداد

کے لئے

احباب جماعت احمدیہ کی جدوجہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ کشمیر فنڈ کی تحریک کے تسلسل میں بار بار اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ کشمیر کے مظلومین کے لئے احمدی احباب کو نہ صرف خود ایک پائی فی روپیہ ماہوار اس وقت تک ادا کرتے جانا چاہیئے۔ جب تک کہ یہ کام ختم نہ ہو جائے۔ بلکہ خصوصیت سے یہ ہدایت بھی فرمائی ہے۔ کہ احمدی اصحاب کشمیر کی بیواؤں۔ یتیموں اور غرباء و مساکین کے لئے دوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کریں۔ کیونکہ کشمیر کا کام تمام مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ پس جیسا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک ہے۔ نہ صرف جماعت احمدیہ کا ہر فرد خواہ وہ موصی ہو۔ یا غیر موصی اپنی ماہوار آمدنی پر ایک پائی فی روپیہ ماہوار چندہ کا اضافہ کرے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی کشمیر فنڈ کا چندہ وصول کرے۔ دوسرے مسلمانوں سے صدقات و زکواۃ کا روپیہ بھی وصول کر کے بھیجنا مناسب ہے۔

ذیل میں بعض احباب کی جدوجہد کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

(۱) میاں محمد الدین احمد صاحب۔ ای۔ ڈی۔ پال رانچی لکھتے ہیں۔ تین روپیہ برائے ریلیف کشمیر فنڈ ارسال ہیں۔ پہلے میں اڑھائی روپیہ ماہوار اس فنڈ میں دیتا تھا۔ لیکن اب تین روپیہ ماہوار دیا کروں گا۔

(۲) منشی محمد حسین صاحب کوتوالی بازار دہرم سالا لکھتے ہیں ؏ روپیہ ارسال ہیں۔ آئندہ بھی حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یہ کام جاری رکھا جائیگا۔

(۳) مستری رحیم اللہ صاحب شاہ آباد۔ ضلع کرنال سے لکھتے ہیں۔ آپ کا تاکیدی کارڈ چندہ کشمیر کے لئے پہنچا۔ عرض ہے۔ کہ جب شروع میں ہمارے پاس حضرت اقدس کا ارشاد پہونچا تھا۔ تب سے ہی ہماری جماعت کے سب دوست باقاعدہ ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے چندہ کشمیر ادا کر رہے ہیں۔ اور بعض زیادہ دے رہے ہیں۔ آئندہ بھی جب تک کوئی حکم نہ آئے۔ انشاء اللہ تعالےٰ برابر بھیجتے رہیں گے۔

(۴) ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اخوند جاتی نے علاقہ سندھ کے مندرجہ ذیل احباب سے چندہ کشمیر فنڈ وصول کر کے ارسال فرمایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اور ان احباب کا شکریہ ہے:۔

(۱)	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب	۸ /
(۲)	مسٹر محمد عارف صاحب	؏
(۳)	مسٹر احمد خان صاحب	؏
(۴)	مسٹر عبدالحکیم صاحب	؏
(۵)	مسٹر احمد خان صاحب	؏
(۶)	مسٹر جنید خان صاحب	؏
(۷)	مسٹر عبدالعلیم صاحب	؏
(۸)	میر احمد شاہ صاحب	؏
(۹)	مسٹر عبدالجبار خان صاحب	؏
(۱۰)	پیر سومر صاحب	۸ /
		لہ۸

آخیر میں پھر احباب سے التماس ہے کہ اس چندہ کے پورا کرنے کے لئے یعنی دو ہزار ماہوار کی رقم کے لئے خاص طور پر جدوجہد فرمائیں۔ *

(۵) میاں احمد الدین صاحب زرگر قادیانی نے اضلاع لائل پور۔ شیخوپورہ منٹگمری۔ لاہور۔ گوجرانوالہ میں دورہ کیا۔ اور سخت گرمی کے موسم میں محض ابتغاءً لوجہ اللہ کشمیر کی بیواؤں و یتامیٰ۔ اور مساکین کے لئے کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور چندہ دینے والے احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

انہوں نے تین ماہ کے عرصہ میں مبلغ ۱۵۰/۱۰ وصول کر کے داخل کئے ہیں۔ اور اکثر حصہ دوسرے مسلمانوں سے وصول کیا ہے۔ جن احباب نے ان سے تعاون کرتے ہوئے ان کے ساتھ جا کر یا چٹھی کے ذریعہ امداد کی ہے۔ ان سب کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

(۶) جماعت لائل پور کے جنرل سکرٹری چوہدری عطا محمد صاحب نے چندہ کشمیر کی تحصیل کے لئے بہت اچھا انتظام کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ "ہماری جماعت میں خدا کے فضل و کرم سے کشمیر کمیٹی کے لئے باقاعدہ انتظام ہو چکا ہے۔ اور وصولی جاری ہے۔ اس سے قبل بھی اس فنڈ میں روپیہ ارسال کیا جا چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اب بھی اس فنڈ میں ماہ بماہ روپیہ سلسلہ کے دوسرے چندوں کے ساتھ ارسال کیا جایا کریگا۔ دوسرے مسلمانوں سے وصول کرنے سے بھی ہماری جماعت غافل نہیں ہے۔ اس وصولی کے لئے پانچ آدمیوں کا ایک وفد مقرر کیا جا چکا ہے۔ جس نے کام شروع کر دیا ہے۔ نتائج بفضلہٖ امید افزا ہیں۔"

جماعت لائل پور نے کشمیر فنڈ کی وصولی کے لئے جو انتظام کیا ہے اگر اس کے مطابق شہری جماعتیں بالخصوص اور چھوٹی جماعتیں بالعموم کام کریں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء مبارک کے ماتحت کشمیر کے اخراجات کا جو اقل ترین دو ہزار روپیہ ماہوار ہے

آل انڈیا مسلم لیگ اور فرقہ وار فیصلہ

آل انڈیا مسلم لیگ کے تازہ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔ *

۱۔ باوجود اس کے کہ فرقہ وار مسائل پر ملک معظم کی حکومت کا فیصلہ آل انڈیا مسلم لیگ کی متعدد قرار دادوں میں مرتبہ مطالبات سے بہت ہی کم ہے۔ پھر بھی کونسل کی یہ رائے ہے۔ کہ اس اعلان کی رو سے ایک ایسا حل تیار ہو گیا ہے۔ جس سے آئینی ترقی کے راستہ کی تمام مشکلات دور ہو گئی ہیں۔ اور اہل ہند کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ آئینی مراحل کی بقیہ مشکلات کے حل پر متوجہ ہو سکیں۔ بہر حال کونسل اس امر کو واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ اس منزل پر کونسل قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ آیا آئینی خاکے کے مکمل ہونے پر وہ مسلمانوں کے نزدیک قابل قبول ہوگا یا نہیں۔ (۲) مسلم لیگ کی کونسل گول میز کانفرنس کے مسلم ارکان سے یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری کے فوری حصول کیلئے باقی اقوام کے ساتھ مل کر یہ کام کریں۔ بشرطیکہ مسلمانوں کے اقل ترین مطالبات پر کوئی زد نہ پڑتی ہو۔ (۳) (الف) آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل اس امر کے خلاف نہایت سخت احتجاج کرتی ہے۔ کہ مسلمانان بنگال و پنجاب کو ان کے قدرتی حق یعنی آئینی اکثریت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ (ب) قطع نظر اس بے انصافی کے کونسل اس بات پر سخت متاسف ہے۔ کہ پنجاب کونسل میں سکھ اور ہندو مسلمانوں کی معمولی تعداد کو بھی فنا کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے دونوں اقوام کے درمیان اختلاف اور کشیدگی پیدا ہونے کے علاوہ اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ (۴) آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل حق رائے دہی کے لئے مخصوص او صاف اور مردوں کے علاوہ عورتوں کے لئے نشستوں کی تخصیص کے ساتھ اختلاف کا اظہار کرتے ہوئے ملک معظم کی حکومت کے اس فیصلہ کو نظر استحسان دیکھتی ہے۔ کہ عورتوں کی مخصوص نشستیں ان کی اپنی قوم کے فرقہ وار حلقوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ (۵) لیگ کی کونسل کی یہ رائے ہے۔ کہ سندھ کو بمبئی سے فوراً علیحدہ کر دیا جائے۔ اور اس کی علیحدگی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں شامل ہونی چاہیئے۔ (۶) مسلم لیگ کی کونسل حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ مرکز میں ضروری تحفظات کے ساتھ کامل آزادی کے نفاذ کے کام میں پوری عجلت سے کام لے۔ نیز کونسل میں رائے دے کہ برٹش انڈیا کی فیڈریشن کے مسئلہ کو محض اس لئے ملتوی نہ کر دیا جائے اور نہ ہی اس امر پر منحصر کر دیا جائے کہ والیان ریاست متفقہ طور پر اس میں شمولیت کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ (۷) دستوری اصلاحات کے متعلق وزیر ہند نے جس طریق کار کا اعلان کیا ہے۔ لیگ کی کونسل اس پر پوری طرح غور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسم برسات اور آپ کی پیاری آنکھیں

موسم برسات میں حبس اور پھر اس پر بے تحاشا پسینہ خدا کی پناہ جب یہ پسینہ آنکھوں میں گرتا ہے تو تندرست آنکھوں کو بھی روگی بنا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ برسات میں عام طور پر آنکھیں زیادہ دکھنے آتی ہیں۔ ہمارے موتی سرمہ کا استعمال برسات میں آپ کی آنکھوں کو ایسا صاف اور ستھرا رکھیگا جیسے صیقل شدہ کٹورہ ہوتا ہے کیونکہ دنیا مان چکی ہے کہ یہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ گکرے۔ جلن۔ پانی جاتا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھندلا غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہٰذا آپ کو بھی یہ بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ کرنے یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن آپ کو ملیریا سے بھی بچائیگی

موسم برسات میں ملیریا بخار خطرناک ڈائن سے کم نہیں اس کا حملہ چند دنوں میں ہی انسان کو ہڈیوں کا پنجر بنا کر زندہ درگور کر دیتا ہے اگر اس مصیبت سے بچنا چاہتے ہیں تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ اکسیر نہ صرف کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بناتی ہے بلکہ ملیریا کے خطرناک حملہ کو روکتی اور ملیریا بخار سے پیدا شدہ کمزوری کو آناً فاناً دور کر کے انسان کو تنومند بنا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ محتاط اور دور اندیش لوگ موسم برسات میں اکسیر البدن کے استعمال کو ضروری سمجھتے ہیں ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

ملیریا کی کمزوری دور ہوگئی

جناب شیخ فخر الدین صاحب ہزاری ذیلدار کوراہی ضلع کنک سے لکھتے ہیں کہ ملیریا بخار کی کمزوری کیلئے اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا نہ صرف کمزوری ہی دور ہوگئی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ طاقت محسوس ہونے لگی

موسم برسات میں آپ کیسے تندرست رہ سکتے ہیں

موسم برسات بہت گندہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس موسم میں ہیضہ۔ بدہضمی وغیرہ ایک معمولی چیز ہے اور ہیضہ سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک بیماری نہیں کیونکہ یہ فی الفور ہی انسان کا کام تمام کر دیتا ہے لہٰذا اگر آپ اس موسم میں بدہضمی اور ہیضہ وغیرہ کے خطرناک مرض سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو ہماری حیرت انگیز ایجاد "تریاق اعظم" کی ایک شیشی اس موسم میں ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہئیے کیونکہ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر۔ اس کا ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارا۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی متلانا۔ قے۔ ہیضہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ویسے یہ تریاق سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ امراض یعنی قریباً دو صد بیماریوں کے لئے بہترین دوا ہے مفصل پرچہ ترکیب میں ملاحظہ کیجئے اسکی ایک شیشی کا آپ کے گھر میں موجود ہونا گویا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں موجود ہیں۔ بوڑھوں بچوں۔ جوانوں مردوں عورتوں سب کے لئے یکساں مفید قیمت فی شیشی جو عرصہ کے لئے کافی ہے صرف دو روپے چار آنہ محصولڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ایک اعلیٰ رہائشی مکان ارزاں فروخت ہوتا ہے

ایک مکان رہائشی جو گرلز سکول اور ہائی سکول کے بورڈنگ کے درمیان برلب سڑک واقع ہے اور سکولوں سے نہایت قریب ہے۔ قابل فروخت ہے۔ نہایت اعلیٰ مصالحہ مثلاً دیاری لکڑی و آہنی گارڈر اور اینٹ اعلیٰ اس پر لگی ہوئی ہے اور چھتیں ۱۶ فٹ بلند ہیں دو کنال ۵ مرلہ رقبہ ہے۔ اور اس میں اعلیٰ قسم کے کشادہ چار کمرے اور باورچی خانہ و غسل خانہ وغیرہ سب ضروریات موجود ہیں۔ نہایت نادر موقعہ ہے۔ اس میں ایک لاکھ سے زیادہ اینٹ خرچ ہوئی ہے۔ اور مکان نیا چند سال کا بنا ہوا ہے اس پر لاگت بمعہ زمین پانچ ہزار سے اوپر آئی تھی۔ مگر اب ۔/۳۵۰۰ کو فروخت ہوتا ہے۔ میں نے ایک معزز ریٹائرڈ گورنمنٹ افسر محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کو یہ مکان دکھلایا ہے۔ ان کی یہ رائے ہے کہ اس ارزانی کے زمانہ میں بھی ایسا مکان چار ہزار روپیہ میں مشکل سے طیار ہو سکتا ہے۔ خریدار میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور خود اپنی تسلی کے لئے مکان دیکھ لیں۔

فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ قادیان

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے ہم قلیل منافع لیکر۔ عمدہ۔ ارزاں مال کی چھوٹی نمونہ کی گانٹھیں مالیتی دو صد یکصد پچاس روپیہ تھوک نرخ پر بیوپاریوں کو بھیجتے ہیں دو صد کی گانٹھ کا کرایہ مال گاڑی خود ادا کرتے ہیں۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ واٹر پروف کوٹ ارزاں نرخ پر دیتے ہیں۔ امریکن کمرشیل کمپنی (رجسٹری شدہ) بمبئی ملا

رشتہ درکار ہے

کنوارا رشتہ ہے صورت سیرت اچھی دینیات کی تعلیم خاصی ساتویں جماعت تک دنیاوی تعلیم امور خانہ داری میں ہوشیار راجپوت قوم ہے درخواست کرنے والے برسر روزگار ہوں۔ جائداد والے ہوں۔ احمدی مبلغ ہوں۔ اپنے مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ خط و کتابت معرفت

جناب سید محمد اسحاق صاحب قادیان

گولڈ ویلن واقعی مفید

گولیاں ہیں میں نے خود استعمال کی ہیں۔ بہترین۔ اور واقعی مفید مقوی گولیاں ہیں۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ حکیم غلام حسین شاہ از میانہ گوندل۔ آپکی گولڈ ویلن گولیوں کو میں نے خود استعمال کر کے دیکھا ہے بہت مفید پایا۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ فضل محمد خاں از راولپنڈی۔ احباب کرام آپ بھی استعمال کر کے تجربہ کریں۔ قیمت ساٹھ پانچ روپیہ معہ محصولڈاک

مینیجر شفا خانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وائسرائے نے ۵ ستمبر کو اسمبلی کے نئے سیشن کا افتتاح کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں تحریک سول نافرمانی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس تحریک کے آغاز سے ہی حکومت نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ جب تک ضروری ہوگا۔ اس کے خلاف تدابیر کو نرم نہ کیا جائیگا۔ گذشتہ ۸ ماہ میں ہماری پالیسی یہی رہی ہے جس سے نمایاں کامیابی ہوئی۔ جیلوں میں سیاسی قیدیوں کی تعداد روز بروز کم ہو رہی ہے کئی ایک آئندہ طرز عمل کے متعلق تحریری وعدے دے کر رہا ہو چکے ہیں۔ لیکن میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ اب کانگرس کا وجود خطرہ سے خالی ہے۔ کانگرس ایک وسیع آرگنائزیشن ہے اور اس کے حلقہ سے باہر بھی اس کے ہمدرد ہیں۔ وہ ابھی تک اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے اور جو کچھ کر سکتی ہے کر رہی ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ کب شکست تسلیم کرے۔ لیکن یہ یقینی ہے کہ حکومت کی موجودہ پالیسی کے ہوتے ہوئے یہ تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آرڈی ننس کی میعاد اس سال کے آخر پر ختم ہو جائیگی۔ لیکن ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کی ضروری دفعات سے قانون کو مضبوط کر لیا جائے جو کانگرسی تحریک کو کچلنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ صوبجاتی حکومتیں بھی اپنے لئے ضروری قوانین بنائیں گی۔ غرض کہ ہم نے کانگرس کو مکمل شکست دینے کا عزم کر لیا ہے۔ کانگرس لوگوں سے وہ کام کرانا چاہتی ہے جو وہ نہیں کرنا چاہتے۔ بمبئی میں وہ تجارتی اور انفرادی آزادی میں مداخلت کر رہی ہے۔ بنگال میں قتلوں اور تشدد کے ذریعہ دہشت انگیزی کر رہی ہے۔ اس لئے ہم بھی انسدادی تدابیر کو نرم نہیں کر سکتے۔ انہیں حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے فی الحال فوجی اخراجات میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ فوجی انتظام کی ہر جگہ ضرورت رہتی ہے بمبئی کے فسادات کو روکنے کے لئے فوج رکھنی پڑی۔ پھر بنگال میں فوجی طاقت بڑھائی گئی ہے۔ گورنمنٹ ہند عنقریب اپنی ملٹری اکاڈمی (درسگاہ) کھولنے والی ہے جس میں فوج کے لئے افسروں کو تربیت دی جائے گی۔

کانگرس کے زائل شدہ وقار کو بحال کرنے کے لئے ہندو اخبارات پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ کہ حکومت ہند اور گاندھی جی کے درمیان مصالحانہ خط و کتابت ہو رہی ہے ۵ ستمبر کو اسمبلی میں ہوم ممبر نے اس کی تردید کی۔ ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ گاندھی جی کو ملکی حالات سے آگاہ رکھا جاتا ہے یا نہیں۔ جس کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ چند ایک ہندوستانی اخبارات مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔ سیاسی ملاقاتوں کی اجازت نہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی تاحال ہزاری باغ (بہار) جیل میں ہیں۔

دہشت انگیزوں کی سرگرمیوں کو دبانے کے لئے حکومت بنگال نے کونسل میں جو بل پیش کر رکھا تھا۔ وہ ۶ ستمبر کو ۱۲ کے مقابلہ میں ۵۶ آراء کی موافقت سے پاس ہو گیا بل کی تیسری خواندگی پیش کرتے ہوئے ہوم ممبر نے ہاؤس کو یقین دلایا۔ کہ اس کا ناجائز استعمال نہیں کیا جائیگا۔

ڈاکٹر مونجے نے فرقہ وار تصفیہ کے خلاف بطور پروٹسٹ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

سکھوں کی جنگی کونسل نے ممبران مجالس قانون ساز سے مستعفی ہونے کا جو مطالبہ کیا ہے اس پر غور کرنے کے لئے متعلقہ ممبروں کا ایک اجلاس ۱۱ ستمبر کو قرار پایا ہے جنگی کونسل کے صدر صاحب نے بہت دھمکیاں دی ہیں۔ اور لکھا ہے کہ جو لوگ اس فیصلہ پر عامل نہ ہونگے۔ انہیں سکھی سے خارج کر دیا جائیگا۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۶ ستمبر کو فوجی اخراجات کی تحقیقات کے لئے مقرر شدہ ٹریبونل کے دائرہ تحقیقات کی غیر تسلی بخش نوعیت پر بحث کے لئے تحریک التوا پیش ہوئی اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ دائرہ تحقیقات کی مناسب وضاحت کی جائے۔ لیکن ۸ ا کے مقابلہ میں ۴۹ آراء کی کثرت سے تحریک گر گئی۔

پنڈت مالوی اس لئے پنجاب آ رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کر کے فرقہ وار تصفیہ میں اپنے حسب منشاء تبدیلی کرانے کے لئے ان کی قوتوں کو مجتمع کر دیں۔

کلکتہ کی تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ پنجاب کی گندم کے بچاسی ہزار ہنڈرڈ ویٹ کراچی سے بذریعہ جہاز کلکتہ پہنچ گئے۔ غلہ کی گرانی کی یہی وجہ ہے۔ بحری راستہ ریلوے سے زیادہ ارزاں ثابت ہوا ہے۔

افریقہ میں پرتگیزی نوآبادیوں میں حکومت پرتگال نے یہ حکم نافذ کیا ہے کہ تمام فرمیں کم از کم ستر فیصدی سٹاف پرتگیزی رکھیں۔ اور اسی نسبت سے پرتگیزی مال بھی فروخت کے لئے رکھیں۔ اس حکم کی عدم تعمیل پر دس ہزار ایسکوڈو (ایک سکہ) جرمانہ کیا جائیگا۔

سردار محمد عمر خاں افغانستان کے ایک سابق شاہی خاندان کے ممبر جو ہندوستان میں نظر بند ہیں۔ ان کی ناگفتہ بہ مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے ان کے لئے پانسو روپیہ ماہانہ کا وظیفہ منظور فرما دیا ہے۔

دہلی پولیس نے وہاں ایک انقلابی پارٹی کے وجود کا سراغ لگایا ہے۔ اسی سلسلہ میں ۵ ستمبر کی شب کو بہت سے مکانات پر چھاپے مارے گئے اور اس وقت تک ۱۴ نوجوان زیر حراست کئے جا چکے ہیں۔ اور وہاں ایک نیا مقدمہ سازش چلایا جائیگا۔ جس کے لئے عنقریب ایک سپیشل جج کا تقرر عمل میں آئیگا۔

رام گڑھ سیکر میں جو ریاست جے پور میں ایک جاگیر ہے عرصہ سے مسلمان ہندو مظالم کا تختہ مشق بن رہے ہیں۔ ۵ ستمبر کو وہاں کی ہندو سبھا کا جلسہ تھا جس کی اشتعال انگیزی سے متاثر ہو کر ہندوؤں نے اسلامی محلوں میں مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ مسلم راہگیروں پر بھی حملے کئے گئے۔ کئی مسلمان قتل اور مجروح ہو چکے ہیں۔ حالات کی نزاکت کو دیکھ کر مسلمانوں نے وقوعہ سے قبل ہی پولیس کو اطلاع دی تھی۔ لیکن ہندو حکام نے کوئی انسداد نہ کیا۔

مولانا اسمٰعیل غزنوی جو جشن استقلال افغانستان میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب کے مالیہ اراضی بابت ۱۹۳۱ء کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ کہ فصلوں کی کاشت کے لئے حالات نہایت ناساز گار رہے۔ نیز قیمتوں کے گر جانے کی وجہ سے زمینداروں کی اقتصادی حالت سخت ردی ہو گئی۔ اس لئے مالیہ میں ایک کروڑ ۶۴ لاکھ تخفیف کرنی پڑی۔ اس عرصہ میں ۲۵۴۹۳ ایکڑ اراضی زراعت پیشہ اقوام کے ہاتھ سے رہن کے ذریعہ نکل گئی۔ جس میں سے ۲۹۵۱۳ ایکڑ غیر زراعت پیشہ لوگوں نے رہن لی ہے۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۷ ستمبر کو سوال کیا گیا۔ کہ نئی اصلاحات کے نفاذ سے قبل کانگرسی لیڈر رہا کئے جائینگے یا نہیں۔ ہوم ممبر نے کہا۔ تحریک سول نافرمانی سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ حکومت کوئی تعاون نہیں کر سکتی۔ اگر گاندھی جی اور دوسرے لیڈر اس سے بے تعلق ہو جائیں۔ تو پھر امید ہے لیکن اس صورت میں کانگرس کے ساتھ کوئی سودا نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر ضیاء الدین نے ۷ ستمبر کو اسمبلی میں تحریک پیش کی۔ کہ بندرگاہوں کے درمیان مسافروں کی آمد و رفت کے کرایہ جات کم سے کم مقرر کئے جائیں۔ یہ تحریک ۴۴ کے مقابلہ میں ۵۵ ووٹوں کی کثرت سے پاس ہو گئی۔ اور اس طرح حکومت کو پہلی شکست ہوئی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah